ماہنامہ
نعت
لاہور
کاوشِ نعت
الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ

جلد 24 جنوری 2011 شمارہ 1

# کاوشِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530
ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر — اظہر محمود (0321-9409900)
منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)
پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ
پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مدنی گرافکس، فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900
قیمت: 15 روپے (عام شمارہ)، 60 روپے (خصوصی شمارہ)، 200 روپے (سالانہ)، بیرونی ممالک کے لیے 100 ڈالر
ہاسٹڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور
فون: 7463684
اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

شاعرِ نعت کا ۵۴ واں اُردو مجموعۂ نعت

# کاوشِ نعت

راجا رشید محمود

اپنے پدرِ معظم

## راجا غُلام مُحمّد رحمہ اللہ تعالیٰ

(صدر ادارۂ ابطالِ باطل / مصنف "امتیازِ حق")

کی رہنمائیوں کے نام

جن کے باعث مجھے نعت و سیرت پر کام کرنے کی سعادت ملی

---

فروری مارچ کا مشترکہ شمارہ "طرحی نعتیں" (۴۳ واں حصہ) ہوگا اور مارچ کے اواخر میں سپردِ ڈاک کیا جائے گا

# فہرست

۴۴ در پہ جو نبی ﷺ کے ہیں کھڑے سب سے بڑے ہیں
جن کے ہیں یہاں پاؤں گڑے سب سے بڑے ہیں ۶۸

۴۵ اسرار میں جو سرکار دو عالم ﷺ پہ کھلے تھے
اسرا بڑے سب سے بڑے سب سے بڑے ہیں ۶۹

۴۶ پھولوں سے لدے خلد کی جانب وہ چلے ہیں
چہرے وہ کہ جو گردِ مدینہ سے اٹے ہیں ۷۰، ۷۱

۴۷ برائے اہلِ دیں طیبہ کی ہے بادِ صبا مژدہ
کوئی اس سے زیادہ ہو بھی سکتا ہے بھلا مژدہ؟ ۷۲

۴۸ جس کی نظر کو دنیا جہان دور میں کہے
وہ بندہ مصطفیٰ ﷺ کو شہِ مرسلیں کہے ۷۳، ۷۴

۴۹ طیبہ ہے حسنِ معنوی جس کو حسیں کہے
یہ شہر ہے کہ سب کا جی جس کو حسیں کہے ۷۵

۵۰ امیدِ لطفِ سرورِ کونین ﷺ میں رہے
جو شخص راہِ دینِ خدا میں ستم سہے ۷۶

۵۱ اندوہ و ابتلا و غم و رنج سب ٹلے
ایسے جلے عقیدتِ سرکار ﷺ کے دیے ۷۷

۵۲ نظر سے جن کی رہا طیبہ کا پتا روپوش
رہے گا ان سے تو ہر ہالۂ نور کا روپوش ۷۸

۵۳ جو نبی ﷺ کے شہر کا شہری ہوا
لازماً جنت کا وہ باسی ہوا ۷۹، ۸۰

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ حرف حقیقت ہے جو قرآں میں لکھا ہے
فرمانِ خدا ہے جو پیمبر (ﷺ) کا کہا ہے

رتبہ میں کوئی شخص کہاں اُس سے بڑا ہے
سر جس کا بپائے سرکار (ﷺ) جھکا ہے

جو قصرِ "دنا" میں ہے چھپا، کون ہے کیا ہے
اس بات کا تو صرف پیمبر (ﷺ) کو پتا ہے

تخلیقِ عوالم ہوئی سرکار (ﷺ) کی خاطر
ارشاد جو رحمان کا "لولاک لما" ہے

تسکینِ دل و روح و نظر پائی ہے میں نے
حق ہے کہ یہی نعتِ پیمبر (ﷺ) کا صلہ ہے

چہرہ جو کسی شخص کا تاباں ہے تو بے شک
وہ گردِ مدینہ کے سبب نکھرا ہوا ہے

ساتھی جو پیمبر (ﷺ) کے ہیں رب اُن پہ ہے راضی
دل اہلِ محبت کا صحابہؓ پہ فدا ہے

نظروں میں محبانِ نبی (ﷺ) اہلِ ولا کے
طیبہ کا کبوتر جو ہے صد رشکِ ہُما ہے

محمود کوئی پوچھے تو پوچھے مرے دل سے
شفقت جو سراپا ہے وہ طیبہ کی فضا ہے

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے ماضی بھی نبی (ﷺ) کا اور انھی کا حال و فردا ہے
وہ رحمت ہیں عوالم کی یہ سارا ان کا حلقہ ہے

جسے ہر سال حاصل افتخارِ دیدِ طیبہ ہے
اُسے جنّت کی پروا ہے نہ کچھ دوزخ کا کھٹکا ہے

فرشتہ وحی لے کر جب درِ سرور (ﷺ) پہ آتا ہے
تو اس میں اُس کا بھی اندازِ تسلیم و رضا ہے

نبی (ﷺ) کے نام لیواؤں نے اُلفت جس کا شیوہ ہے
وہی تو ہے کہ جس کے سر پہ بے سایہ کا سایہ ہے

نبی (ﷺ) کا اُمتی ہو کر جو مُسلم خوار و رُسوا ہے
یہ تعلیمات سے آنکھیں چُرانے کا نتیجہ ہے

دعا کا سابقہ اور لاحقہ "صلِّ علیٰ" ہو تو
یقیناً استجابِ ربِّ اکبر تک پذیرا ہے

خلوصِ قلب سے پہنچو اگر شہرِ پیمبر (ﷺ) میں
وہاں اپنائیت، مہماں نوازی ہے، مُدارا ہے

جو "اپنا سا بشر" کہتا ہے سرکارِ دو عالم (ﷺ) کو
دلِ مومن پہ وہ بدبخت تو آرے چلاتا ہے



نظر گنبد پہ پڑتی ہے تو بچھ جاتی ہے عتبہ پہ
لگے گا اس پہ کیا فتویٰ کہ یہ آنکھوں کا سجدہ ہے

ہیں اِسرا کے وقائع کچھ عیاں تو کچھ نہاں، لوگو!
یہاں افشا سا افشا ہے، تو کچھ اِخفا سا اِخفا ہے

خدا خود میزباں ہے، سرورِ کونین (ﷺ) مہماں ہیں
سفرِ معراج سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا انوکھا ہے

فرشتے دیکھتے تھے خالقِ کُل نے سرِ اسرا
نبی (ﷺ) کی واپسی تک روک رکھی ساری دُنیا ہے

مدینے کی فضاؤں پر جو کرتی ہے پَرافشانی
وہی رحمت، عوالم میں بہ ہر جا جلوہ فرما ہے

مری ہر صبح ہوتی ہے نبی (ﷺ) کے شہرِ اقدس میں
یہ سپنا ہے تو پھر سپنا بھی تو ایک اپنا ہے

چلے تو اس پہ، اپنی سی کرے تو اُمتی اُن کا
پیمبر (ﷺ) کی اطاعت کا جو جادہ ہے، کُشادہ ہے

نہیں ہے کھیل لفظوں کا فقط مدحت پیمبر (ﷺ) کی
ضروری اس میں الفت ہے، ہُنر ہے اور سلیقہ ہے

بجا ہے عزمِ دیدارِ دیارِ سرورِ عالم (ﷺ)
کہیں پر اور جانے کی جسے خواہش ہے، بے جا ہے

ہمہ اوقات ہے محمودِ خالق کا کرم مجھ پر
ہمہ اوقات ہونٹوں پر جو آقا (ﷺ) کا قصیدہ ہے

☆☆☆☆☆

کلام پاک میں راضا تو "تَرْضٰھَا" سے ہے ثابت
رضا سرکار (ﷺ) کی تحویلِ قبلہ کا حوالہ ہے (۱۰)

فرشتے اس کے ہیں عامل؛ خدا خود اس میں ہے شامل
ہمیں جو حکم یہ فرضیتِ "صَلُّوْا عَلَیْہِ" کا ہے (۱۱)

یہ ہے مقصودِ آقا (ﷺ) کے درِ اقدس پہ جا پہنچو
قبولِ توبۂ عاصی کو جو "جَآءُوْکَ" آیا ہے (۱۲)

قسم اپنی جو کھاتا ہے خدا اُن (ﷺ) کے حوالے سے (۱۳)
تو اُن (ﷺ) کی جان کی سوگند بھی اللہ کھاتا ہے (۱۴)

قدوم سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کو رہنما کرنا
جو حُبِّ کبریا منزل تری ہو تو یہ رستہ ہے (۱۵)

صفت رحمت نہیں محبوبِ ربِّ ہر دو عالم (ﷺ) کی
ہے حق یہ "رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن" اُن کا سراپا ہے (۱۶)

وہ دو قوسوں کی قربت سے بھی کچھ آگے کی صورت تھی
یہ "اَوْ اَدْنٰی" کے حرفِ ربِّ اکبر نے بتایا ہے (۱۷)

نبی معبود تھے کہ آپ (ﷺ) پہ ایمان لائیں گے
یہ میثاقِ نَبِیّیْن محکم کا حوالہ ہے (۱۸)

جو مارے جانے کے تھے مستحق اُن کو نہ پوچھا تک
یہ "لَا تَثْرِیْبَ" کا اعلانِ عفوِ عام آقا (ﷺ) ہے (۱۹)

مکمل دینِ اسلام آقا (ﷺ) پہ فرمایا خالق نے
یہ تمغا ہے تو "اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ" کا ہے (۲۰)

نبی کوئی بھی آقا (ﷺ) سا نہیں بھیجا ہے مالک نے
فضیلت کے لیے "تِلْکَ الرُّسُلُ" کی پہلی آیہ ہے (۲۱)



# صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو مَیں نے آج نعتِ سرورِ عالم (ﷺ) میں لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے" یہ قرآن کہتا ہے

.................................................

حیاتِ سرورِ کونین (ﷺ) اک کامل نمونہ ہے
کہ یہ اعزاز بھی اللہ نے سرور (ﷺ) کو بخشا ہے (۱)

جو ہاتھ اصحابِ شجرہ کے ہیں اُن پر ہاتھ کس کا ہے؟
خدا کا "فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ" کا اک فقرہ اشارہ ہے (۲)

سُنے اعلان وہ رحمان کا جو گوش شنوا ہے
کہ جھگڑے ختم کرنے کو "یُحَکِّمُوْکَ" آیا ہے (۳)

اطاعت مصطفیٰ کی رب کی طاعت کا خلاصہ ہے
اسے معلوم ہے جس شخص نے قرآن دیکھا ہے (۴)

خدا نے اَلْقَلَمْ سورہ میں جس کا ذکر لکھا ہے
وہی خلقِ عظیم سرورِ کُل (ﷺ) عالم آرا ہے (۵)

کُھلی آنکھوں سے ذاتِ رب کو یوں سرورؐ نے دیکھا ہے
نگاہیں ایسی ہیں جن میں لگا "مَا زَاغَ" سُرمہ ہے (۶)

عذابِ خاص سے ہم کو پیمبر (ﷺ) نے بچایا ہے
کرم خالق کا ہے جو "اَنْتَ فِیْھِمْ" کا نتیجہ ہے (۷)

"رَفَعْنَا" کہہ کے اپنے سے جو کی رحمان نے نسبت
تو سب اذکار سے ذکرِ رسول اللہ (ﷺ) اونچا ہے (۸)

عطائے رب کو ہے مطلوب خوشنودی پیمبر (ﷺ) کی
صدائے اُلفتِ رحمان یہ حرفِ "فَتَرْضٰی" ہے (۹)

ہے سورہ ن میں ابنِ مغیرہ کے حوالے سے
کہ توہینِ نبی (ﷺ) کرتا ہے جو بداصل بندہ ہے (۲۲)

جو "شاہد" فتح و مزمل میں اور احزاب میں آیا
گواہی کا بھی اور محبوبیت کا یہ اشارہ ہے (۲۳)

"نذیر" آقا و مولا (ﷺ) کو جو فرمایا ہے خالق نے
ہمیں قعرِ جہنم سے ڈرایا ہے بچایا ہے (۲۴)

اگر ہو ذکر لب پر صاحبِ ایمان لوگوں کا
تو رافت اور رحیمی پر پیمبر (ﷺ) کا اجارہ ہے (۲۵)

وہ اہلِ دیں سے سب آلائشوں کو دور کرتے ہیں
"مزکّی" ہیں نبی سرکار (ﷺ) کا کردار ایسا ہے (۲۶)

وہ نااُمید ہو سکتے نہیں خالق کی رحمت سے
جو بندے ہیں نبی (ﷺ) کے ان کو یہ محمود تمغا ہے (۲۷)

---

یہ اک اک شعر میں محمود نے جو آج لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے یہ قرآن کہتا ہے"

---

(۱) الاحزاب_۳۳:۴۱ (۲) الفتح_۴۸:۱۰ (۳) النساء_۴:۶۵ (۴) النساء_۴:۸۰ (۵) القلم_۶۸:۴ (۶) النجم_۵۳:۷ (۷) الانفال_۸:۳۳ (۸) الم نشرح_۹۴:۴ (۹) الضحیٰ_۹۳:۵ (۱۰) البقرہ_۲:۱۴۴ (۱۱) الاحزاب_۳۳:۵۶ (۱۲) النساء_۴:۶۴ (۱۳) النساء_۴:۶۵ (۱۴) الحجر_۱۵:۷۲ (۱۵) آلِ عمران_۳:۳۱ (۱۶) الانبیاء_۲۱:۱۰۷ (۱۷) النجم_۵۳:۹ (۱۸) آلِ عمران_۳:۸۱ (۱۹) یوسف_۱۲:۹۲ (۲۰) المائدہ_۵:۳ (۲۱) البقرہ_۲:۱۵۳ (۲۲) ن_۶۸:۱۳ (۲۳) الفتح_۴۸:۸/ المزمل_۷۳:۱۵ الاحزاب_۳۳:۴۵ (۲۴) البقرہ_۲:۱۱۹/ بنی اسرائیل_۱۷:۱۰۵/ الفرقان_۲۵:۵۶/ الاحزاب_۳۳:۴۵/ سبا_۳۴:۲۸/ فاطر_۳۵:۲۴/ الفتح_۴۸:۸ (۲۵) التوبہ_۹:۱۲۸ (۲۶) البقرہ_۲:۱۵۱/ آلِ عمران_۳:۱۶۴/ الجمعہ_۶۲:۲ (۲۷) الزمر_۳۹:۵۳

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ جس نے نعت لکھی ہے ہمیشہ میرا خامہ ہے
یہی تو میری پونجی ہے یہی میرا حوالہ ہے

خداوندِ تعالیٰ جس پہ پڑھتا ہے درود اکثر
وہی ذاتِ گرامی ہے کہ جس کا ذکر اونچا ہے

جو ٹپکا ہے درِ محبوبِ رب (ﷺ) پر میری آنکھوں سے
ندامت کا یہ موتی ہے کہ جذبوں کا خلاصہ ہے

خلائق کا ہے مرجع یوں بھی درِ آقا و مولا (ﷺ) کا
جو طیبہ کا بھکاری ہے وہ جو مانگے وہ پاتا ہے

ہے دستارِ زمیں گنبد حبیبِ خالقِ کل (ﷺ) کا
جو طرہ اس کا ساتھی ہے رفیعہ منارہ ہے

برستی ہی جہاں رہتی ہے رحمت ربِّ عالم کی
جہاں میں ایک بستی ہے کہ جس کا نام طیبہ ہے

نبی (ﷺ) کے سایۂ رحمت میں ہیں زائر مدینے کے
ہر اک بندے کی جھولی ہے جو ان کا لطف بھرتا ہے

اگر یادِ نبی (ﷺ) میں تیری گزری ہے تو یہ سُن لے
درخشاں جس کا ماضی ہے' اسی بندے کا فردا ہے

میں خُود تو سال میں دوبار طیبہ تک پہنچتا ہوں
خیالوں کا جو پنچھی ہے' وہاں جاتا ہی رہتا ہے

اکیلے میں کرو اُن پر درودِ پاک کی کثرت
یہی عُزلت نشینی ہے جو ہر مومن کو زیبا ہے

عزیزانِ گرامی! تم جو پڑھ سکتے ہو تو پڑھ لو
یہ میرے دل کی تختی ہے کہ جس پر طیبہ لکھا ہے

جو سمجھو تو بہشت اللہ نے رکھّی ہے دنیا میں
وہی جنّت کا باسی ہے' مدینے میں جو رہتا ہے

درودِ پاک تقلیدِ خدائے پاک میں پڑھنا
جو بندہ اس کا عادی ہے' وہی تو سب سے اچھا ہے

وہ مُزّمّل ہیں' مُدّثّر ہیں' شاہد ہیں' مُبشّر ہیں
"یہ فرمانِ خداوندی ہے' یہ قرآن کہتا ہے"

اطاعت رب کی ہے محمود طاعت اپنے آقاؐ کی
یہی نکتہ اساسی ہے جو حق کا استعارہ ہے

(صنعت ذوقافیتین میں)

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کے حُکم کو اپنا خدا فرمان کہتا ہے
اُسے سب کے لیے یوں واجب الاذعان کہتا ہے

فقط ربِ عوالم جلّ شانُہٗ کا لہجہ ہے
جو نعت آقا (ﷺ) کی اُن کی شان کے شایان کہتا ہے

پذیرائی کی پاتی ہے سند فی الفور آقاؐ سے
یہ لحنِ عجز کوئی بات جب انسان کہتا ہے

ہمیں یوں تو عطا کیں نعمتیں اللہ نے وافر
مگر وہ بعثتِ سرکار (ﷺ) کو احسان کہتا ہے

ہدایت پر نبی (ﷺ) کی اُس سے تم صرفِ نظر کرنا
وہ جو کچھ کان میں انسان کے شیطان کہتا ہے

بشارت وہ نبیؐ آخری (ﷺ) کی دینے لگتے ہیں
نبیوںؑ سے جب اُن کا اپنا ہی پیمان لگتا ہے

میں تدفینِ بقیعِ پاک کا پاؤں گا اِذنِ آخر
شبانہ روز یہ مجھ سے مرا ایقان کہتا ہے

مری طیبہ پہنچنے کی تمنا ہوتی ہے پوری
جو کچھ ارمان کہتا ہے وہی امکان کہتا ہے

ریاضِ جنتِ طیبہ میں جو خوش بخت جا پہنچے
اُسے خوش آمدید آوازۂ رضوان کہتا ہے

اگر میں طاعتِ سرور (ﷺ) کے رستے پر نہیں چلتا
دل احساناتِ آقا (ﷺ) کا اِسے کفران کہتا ہے

فقط خوشنودیٔ آقا (ﷺ) رکھے پیشِ نظر اپنے
نعوتِ سرورِ کونین (ﷺ) جو انسان کہتا ہے

تجھے رحمت جہانوں کی عطا فرمائے گی رافت
"یہ فرمانِ خداوندی ہے" یہ قرآن کہتا ہے"

یہ سیدھی راہ ہے محمود! اِس پر گامزن رہنا
مرے دل میں اُترتا نغمۂ حسانؓ کہتا ہے

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے درودِ پیمبر (ﷺ) نے شاد فرمایا
ملائکہ نے اُسے "زندہ باد" فرمایا

تمام نبیوںؑ سے عظمت نبی (ﷺ) کی منوائی
خدا نے بزم کا جب اِنعقاد فرمایا

جنھیں دکھائی رہِ راست سرورِ دیں (ﷺ) نے
انھوں نے دنیا کو تو کم سواد فرمایا

جہاں سے ظلم و ستم کا اثر مٹانے کو
بشیرِ رحم و کرم (ﷺ) نے جہاد فرمایا

مُرید سارے صحابہؓ حضور (ﷺ) کے تھے مگر
عمرؓ کو سرورِ کُل (ﷺ) نے "مُراد" فرمایا

بقیعِ پاک میں تدفین کی تمنا پر
نبی (ﷺ) نے بندے کو پُر اعتماد فرمایا

جو نعت دوسری اے شاعرو! کہی تم نے
تو سمجھو پہلی پہ آقا (ﷺ) نے صاد فرمایا

اِسے رشید خدا کا کرم سمجھتا ہے
یہ بار بار جو آقا (ﷺ) نے یاد فرمایا

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ہے عرشِ مالک سے یہ حکمِ کبریا جاری
درودِ پاک رہنا چاہیے صبح و مسا جاری

بنایا رب نے ان کو سب عوالم کے لیے رحمت
رہے گا سب جہانوں پر کرم سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جاری

مریضانِ جہاں صحت کی خاطر آئیں طیبہ کو
سوا چودہ سو برسوں سے ہے یہ دارالشفا جاری

جو اپنے آپ کو رکھتا ہے مداحِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)، اُس کو
خریطہ اپنی خوشنودی کا کرتا ہے خدا جاری

درِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روزانہ کروڑوں بندے پلتے ہیں
یہ ہے خوانِ کرم ایسا کہ رہتا ہے سارا جاری

قیامت تک بھی اُس کا ختم ہونا غیر ممکن ہے
عقیدت کا ہوا صدیقؓ سے جو سلسلہ جاری

مری جانب پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) مسکرا کر پہلے دیکھیں گے
پھر اس کے بعد ہوگا کبریا کا فیصلہ جاری

وہ جس نے دیکھتے ہی سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہچانا
قبالہ اس کی بخشش کا لحد ہی میں ہُوا جاری

خدا محمودؔ ہے رحمان و ارحمؔ اُس سے ممکن ہے
کہ طیبہ کے لیے کردے مرا حکمِ قضا جاری

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں جو حُبِّ حضرتِ خیرُ البشر (صلی اللہ علیہ وسلم) رہی
ہر بات میری دافعِ شرّ و ضرر رہی

چشمِ کرم حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جدھر رہی
ہر شخصیت جو اُس طرف تھی، دیدہ ور رہی

خوشنودیٔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ منزل اگر رہی
ہر شاہراہ دنیا کی دشوار تر رہی

پانی بشکلِ اشک بیادِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دیا
کھیتی مری عقیدتوں کی باثمر رہی

بھیگا جو ذکرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں دل، معتبر رہا
جو آنکھ سوئے قبہ اخضر، معتبر رہی

جب تک نہ ساتھ اُس کے درودِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھا
جو عرض کی غفور سے، وہ بے اثر رہی

مجبوریٔ دیارِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
شبنم مری نگاہوں میں شکلِ گہر رہی

محمودؔ یوں میں ذکرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سنا کیا
بھیگا رہا تھا قلب مرا، چشم تر رہی

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میزاں پہ یہ کرم تھا نبی (ﷺ) کی نگاہ کا
ہر حرف رٹ گیا مری فردِ سیاہ کا

اپنے حبیبِ پاک رسالت پناہ (ﷺ) کو
مالک بنایا رب نے سپید و سیاہ کا

آئے قدم حضور (ﷺ) کے اِسرا میں اِن پہ بھی
اعزاز ایک بن گیا یہ مہر و ماہ کا

"صَلِّ عَلیٰ" سے بخششِ عصیاں کی ہے اُمید
یہ وِرد فضلِ رب سے ہے شام و پگاہ کا

لائے حضور (ﷺ) دین وہ کامل جہان میں
امکان ہی نہیں ہے جہاں اشتباہ کا

ہم سے فقیروں نے بھی یہ دیکھا ہے بارہا
سر خم رہا مدینے میں ہر کج کلاہ کا

جاتے ہو تم جو خانۂ کعبہ کو دوستو!
ہو ذکرِ خیر لب پہ حبیب اللہ (ﷺ) کا



منوائی رب نے سب سے محمد (ﷺ) کی حیثیت
رُتبہ ہے اُن کا انبیاءؑ کے سربراہ کا

ہر وقت اِس میں گنبدِ سرور (ﷺ) ہے ضَوفشاں
سیدھا جو زاویہ ہُوا میری نگاہ کا

با وصفِ معصیت مجھے طیبہ بُلا لیا
لُطف و کرم ہے سرورِ رحمت پناہ (ﷺ) کا

ہر بار ایک حکمِ نبی (ﷺ) پر عمل کرو
ہوگا برآمد اچھا نتیجہ ہر آہ کا

خوشنُودیٔ نبی (ﷺ) کی نہیں دُور منزلیں
کردار ہے ہمارا جو روڑا ہے راہ کا

پیچھے ہر اچھے کام کے بھی اب حضورِ پاکؐ!
ہوتا ہے جلبِ منفعت کا جلبِ جاہ کا

دفنِ مدینہ کی ملے محمودؔ کو نوید
حرفِ دعا ہے یہ مرے ہر خیر خواہ کا

☆☆☆☆☆

اِس کے لیے تو پڑھنا پڑے گا کلامِ حق
سرکار (ﷺ) کے مقام کی لوگو! کسے خبر

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُوح کے ہونٹوں پہ ہے یہ التجا آٹھوں پہر
سامنے آنکھوں کے ہو گنبد ہرا آٹھوں پہر

یہ دیا ہے دَرس مجھ کو سیرتِ سرکار (ﷺ) نے
آگے مالک کے تُو اپنا سر جُھکا آٹھوں پہر

یوں ہوا ہے نقش آنکھوں پہ قناعت کا سبق
رقص کرتا ہے نبی (ﷺ) کا بوریا آٹھوں پہر

زندگی کو تیری مل جائے نہ کیوں نقشِ دوام
ہو جو ارشاداتِ آقا (ﷺ) سے وفا آٹھوں پہر

تھی رضا محبوب (ﷺ) کی ہر وقت مرغوبِ خدا
ہم بھی رکھیں سامنے اُن کی رضا آٹھوں پہر

پاؤں دفنِ طیبۂ سرکارِ عالم (ﷺ) کا شرف
ہے لبِ قلبِ مُظفّر پہ دعا آٹھوں پہر

تُو نگاہِ التفاتِ سرورِ عالم (ﷺ) میں ہے
یہ مرے وجدان نے مجھ سے کہا آٹھوں پہر



اکتسابِ نور کی خاطر مدینے کو چلو
ہے منارِ نُورِ آقا (ﷺ) پُر ضیا آٹھوں پہر

طاقِ مجبوری جو ہے لاہور میں، لوگو! وہاں
جلتا ہے طیبہ کی یادوں کا دیا آٹھوں پہر

زندگیِ جاودانی کے لیے رکھتا ہُوں میں
ربّ و پیغمبر (ﷺ) کی ہونٹوں پر ثنا آٹھوں پہر

اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) کے راستے پر گر چلو
پاؤ سر پر سایۂ فضلِ خدا آٹھوں پہر

میرے آقا (ﷺ)! دہر بھر کے سب نصاریٰ و یہود
آپ کی اُمّت سے کرتے ہیں دغا آٹھوں پہر

مدحتِ سرکار (ﷺ) میں محوؔ رہتا ہوں مگن
مشکبو پاتا ہوں اندر کی فضا آٹھوں پہر

☆☆☆☆☆

اِک دوسرے کے لامکاں میں جو قریب تھے
یا خالقِ جہاں تھا یا اس کے حبیب تھے

جس کو قریب اپنے نبی (ﷺ) نے بُلا لیا
یہ شخص وہ تھا جس کے کہ اچھے نصیب تھے

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرا میں کھلی دید کی رُویت کی حقیقت
"مَا زَاغ" رہی چشمِ بصیرت کی حقیقت

جو پائیں گے اَلطاف شفاعت کی حقیقت
جائیں گے وہ میزانِ عدالت کی حقیقت

حرمینِ مُقدّس کی لطافت کی حقیقت
پائی تو کھلی چترِ رسالت کی حقیقت

جن لوگوں نے میثاقِ محبّیں پڑھا ہے
وا ان پہ ہوئی ختمِ نبوّت کی حقیقت

جو قریۂ سرکارِ دو عالم (ﷺ) میں رہا تھا
تھی اُس پہ عیاں ذکرِ سکینت کی حقیقت

جب غور رلم دینِ پیمبر (ﷺ) پہ کیا ہے
تب ہم پہ کھلی امن کی راحت کی حقیقت

تھا غزوۂ خندق تھے بندھے پیٹ پہ پتھر
معلوم ہوئی صبر و قناعت کی حقیقت

دیکھی تھی جہاں بھر نے حُنین اور اُحد میں
آقا (ﷺ) کے تہوّر کی شہامت کی حقیقت

محمودؔ جو پڑھتے ہو درود اپنے نبی (ﷺ) پر
سمجھو تو یہ ہے عینِ عبادت کی حقیقت

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل پڑتے ہیں طیبہ کو جونہی آپ (ﷺ) بلائیں
جو پاتے ہیں اُس در سے وہ کیا تم کو بتائیں

حرمینِ مطہر کو لپکتے ہوئے جائیں
ماحول مُنوّر ہے، مُعطّر ہیں فضائیں

اِترائیں نہ کیوں اپنے مُقدّر پہ عزیزو!
ہیں اپنی خطاؤں پہ پیمبر (ﷺ) کی عطائیں

پہنچے جو سرِ عرش بریں سرورِ عالم (ﷺ)
"آجائیں قریب آپ" یہ آتی تھیں صدائیں

مجبوری کی آتش کو بھڑکنے نہیں دیتیں
جو قریۂ سرکار (ﷺ) سے آتی ہیں ہوائیں

کھاتے میں نبی (ﷺ) کے ہیں گنہگار ہم ایسے
ممکن ہی کہاں ہے کہ ملیں ہم کو سزائیں

آیات کئی شاہدِ عادل ہیں اِسی کی
خالق کو پسند آئیں پیمبر (ﷺ) کی ادائیں

اُمّت کو ملے عزّت و توقیر نبی جی (ﷺ)!
ہر روز نکلتی ہیں یہی دل سے دعائیں

محمودؔ انھیں شہرِ پیمبر (ﷺ) سے ملے کیا
نخوت کی اَنا کی جو عمارت کو نہ ڈھائیں

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں جان ہمیں کوئی شادماں نہ ملی
جو سُوئے شہرِ پیمبر (ﷺ) رواں دواں نہ ملی

معاشرت میں معیشت میں اور سیاست میں
نبیؐ کی راہ نمائی کہاں کہاں نہ ملی

جسے زمانے نے بے رغبتی سے ٹھکرایا
سوا مدینے کے اُس کو کہیں اماں نہ ملی

بہارِ قُبّۂ سرکار (ﷺ) دیکھنے جو چلا
تو اس کو دیکھنے کو راہ میں خزاں نہ ملی

بہت نُعوت کہیں نعت گستروں نے مگر
کسی کو حضرتِ اقبالؒ سی زباں نہ ملی

سوائے مادحِ سرکار (ﷺ) ہر زمانہ کے
زبان کوئی حقیقت کی ترجماں نہ ملی

نہ کیسے جانتا جبریلؑ ان کے رتبے کو
نبی (ﷺ) کے زیرِ پا کیا اُس کو کہکشاں نہ ملی

اشیرباد ملی مجھ کو سچ پہ آقا (ﷺ) سے
نگاہِ دہر تو محمودؔ مہرباں نہ ملی

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر (ﷺ) کی جس شخص نے پیروی کی
وہ ہے جس کی ہے حیثیت مُتقی کی

ہدایت جو فرمائی ہے راستی کی
نبی (ﷺ) نے ہمارے لیے بہتری کی

جو چاہی ہمیشہ توجّہ نبی (ﷺ) کی
نہ ہم نے درودِ نبی (ﷺ) میں کمی کی

زبانِ پیمبر (ﷺ) پہ "لا" کیسے آتا
کہ عادت تھی آقا (ﷺ) کی دریا دلی کی

ہُوا جب میں حاضر درِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ
تھی شبنم نگاہوں پہ شرمندگی کی

مَیں مدحِ رسولِ خدا (ﷺ) کا ہُوں شائق
ہمیشہ اِسی واسطے شاعری کی

جو آقا (ﷺ) کے مینارِ رحمت سے پُھوٹا
دلوں میں اُسی نور نے روشنی کی

میں طیبہ نہ آتا کہیں اور جاتا
کبھی ہوتی عادت جو آوارگی کی

میں دفنِ مدینہ کی پاؤں سعادت
عنایت ہو محمودؔ اگر سیّدی (ﷺ) کی

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھرتا ہے یہ قلانچیں مدحِ نبی (ﷺ) کے بَن میں
جوش ایسا بھر گیا ہے تخییل کے ہرن میں

شیرینی گھول دے گا ذکرِ نبی (ﷺ) دہن میں
ہوتی ہے جاذبیت ساری اسی سخن میں

درکار ہے نبی (ﷺ) جی! ہم کو سکوں وطن میں
یہ مملکت پھنسی ہے دہشت میں اور فتن میں

جنگِ اُحد تھی یا تھا غزوہ حُنین والا
سرکار (ﷺ) کی شجاعت دیکھی تھی سب نے رن میں

تسکین پا رہا ہوں، ہوں مُجزی شناسا
نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) میں، تحمید ذوالمنن میں

شہرِ رسولِ رب (ﷺ) سے جو ہو کے آ رہی ہے
محسوس ہو رہی ہیں خوشبوئیں اس پَوَن میں

تازہ ہوائے طیبہ دیتی ہے ساتھ میرا
قسمت ہی میں نہیں ہے رہنا مرا گھٹن میں



وَالنَّجم اور اِسرا میں بھی وہ کھل نہ پائیں
جو رازداریاں تھیں اک رات کے ملن میں

سب کے لیے حصولِ تعلیم تو ہے لازم
تفریق کچھ نہیں کی آقا (ﷺ) نے مرد و زن میں

سرکار (ﷺ) نے کہا ہے، مومن نہ جکڑے جائیں
ثروت میں، مال و زر میں، دولت میں اور دھن میں

آقا (ﷺ) کے دشمنوں سے اُمیدِ خیر کیسی
رکھتا ہے زہرِ قاتل ہر سانپ اپنے پھن میں

لب پر نبی (ﷺ) کی نعتیں، دل جلبِ منفعت پر
ماہِ دو ہفتہ جیسے آیا ہوا گہن میں

خامے پہ اور لب پر ذکرِ حضور (ﷺ) ہو گا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

پایا گیا ہے ہوتا محمودؔ ذکرِ سرور (ﷺ)
بستی میں، بحر و دریا میں، دشت میں، چمن میں

☆☆☆☆☆

مدحِ آقا (ﷺ) سے کر ادا قیمت
اور جی بھر کے پی مئے اُلفت

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اُلفتِ پیمبر (ﷺ) کا اک جہان تن میں
غم کا گزر ہو کیسے اس شادمان تن میں

کیفیت ایسی آئی ہے ناگہان تن میں
اُترا درودِ سرور (ﷺ) کا عُنفوان تن میں

جاتا رہوں گا شہرِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کو
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

حرمین کی زیارت کرنے کی بات سن کر
تاب و تواں در آئے گی ناتوان تن میں

آقا (ﷺ) کا سبز گنبد آنکھوں میں یوں بسا ہے
آیا ہے عرشِ رب کا گویا نشان تن میں

شہرِ نبی (ﷺ) کی باتیں زائر سے جب سُنی ہیں
سرشاری نے کیا ہے گھر ناگہان تن میں

ہر حرف جس کا مدحِ سرور (ﷺ) کا ضابطہ ہے
اشکوں میں بھی وہی ہے، جو ہے زبان تن میں

ہر گوشہ اس کا حُبِّ آقا (ﷺ) سے ہے منور
احساس نے جو ٹھونسی ہے داستان تن میں

شہرِ نبی (ﷺ) کو اُٹھیں محمودؔ جس کے پاؤں
محسوس کیوں کرے وہ بندہ تکان تن میں

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت حبیبِ رب (ﷺ) کی رکھنا تم اپنے من میں
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

بحرِ ثنائے آقا (ﷺ) میں کھیتے رہنا ناؤ
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

"صَلِّ عَلَی النَّبِی (ﷺ)" سے غافل کبھی نہ ہونا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

درسِ فلاح لیتے رہنا نبی (ﷺ) کے در سے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

دینِ رسولِ رب (ﷺ) پر چلنا خلوصِ دل سے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

امداد بے کسوں کی کرنا بحکمِ سرور (ﷺ)
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) کی تعمیل کرتے رہنا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

سرکار (ﷺ) کی حدیثوں کو حرزِ جاں بنانا

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

رہنا مطیعِ سرور (ﷺ)، فرمانِ حق کے تابع

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

سرکار (ﷺ) کے کہے پر بھائی سمجھنا سب کو

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

معراج کے وقائع پہ غور کرتے رہنا

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

ختمِ نبوت اپنے ایماں کی جاں سمجھنا

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

رہنا ہمیشہ آقا (ﷺ) کے دشمنوں کا دشمن

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

آمادہ رہنا جاں کو آقا (ﷺ) پہ وارنے پر

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

محمودؔ کی گزارش ہے نعت پڑھتے رہنا

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نظر کا جہاں، دل کا بستاں فروزاں

نعوتِ پیمبر (ﷺ) سے ہے جاں فروزاں

جو دیکھو گے ان میں پیمبر (ﷺ) کے جلوے

تو پاؤ گے آیاتِ قرآں فروزاں

قدومِ پیمبر (ﷺ) تھے سیارگاں پر

تھی اسرا کی شب راہ مہماں فروزاں

ہوا سنگِ دربارِ آقا (ﷺ) سے مس تو

ہوا میرا ماتھا درخشاں، فروزاں

جو حبِ نبی (ﷺ) قلب میں جاگزیں ہو

عمل نامہ ہو روزِ میزاں فروزاں

نہیں ظلمتوں کا وہاں شائبہ بھی

ہیں حرمین دن رات یکساں فروزاں

کوئی بندہ زوّار سے پوچھ دیکھے

ہیں طیبہ کی گلیاں فروزاں فروزاں

درودِ پیمبر (ﷺ) سے نسبت کے باعث

ہوا قلبِ محمودؔ شاداں، فروزاں

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہو سرکار (ﷺ) کی توصیف کے قابل محفل
ایسی محفل ہی کو کہتا ہوں مَیں کامل محفل

پہلے ہر بزم کا آغاز تلاوت سے ہو
پھر رہے نعت سے کوئی بھی نہ غافل محفل

جس میں اوصافِ پیمبر (ﷺ) کی ہوں باتیں وہ ہے
حُسنِ اخلاص کی اور پیار کی حاصل محفل

لب پہ ہو نعت، جلالت ہو خدا کی دل میں
مُدعا اپنا ہے عرفان کی منزل محفل

جس میں تذکارِ خدا ذکرِ پیمبر (ﷺ) ہی نہ ہو
ایسی محفل تو نہیں ہے کسی قابل محفل

سیرتِ آقا (ﷺ) کی بیاں جس میں ہو اور نعتیں ہوں
چاہیے ہم کو ان اوصاف کی حامل محفل

پا لیا لوگوں نے جب ماہِ ظہورِ سرور (ﷺ)
ذکرِ مولودِ پیمبر (ﷺ) ہُوا محفل محفل

کیفیت جس میں حضوری کی ہو ہر بندے کی
ایسی محفل کے ہو کیا کوئی مقابل محفل

انتقی اُنؐ کے ہوں محمود اکٹھے جب بھی
ذکرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے ہو جھلمل محفل

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں دینا ان (ﷺ) کے نام پہ ہے حجتِ حیات
وردِ درودِ پاک نبی (ﷺ) زینتِ حیات

لطفِ نبی (ﷺ) سے ہم کو عطا زندگی ہوئی
دم سے انھی کے پا لیا ہے خلعتِ حیات

توحید کی ہوں نقش دلوں پر جلالتیں
ذکرِ حضورِ پاک (ﷺ) رہے راحتِ حیات

پا لی ہے زندگی ہی جب سرکار (ﷺ) کے طفیل
اس واسطے لبوں پہ رہی مدحتِ حیات

نعتِ حضور (ﷺ) جس کے لبوں پر ہے وہ تو ہے!
بدلی نہ جا سکے گی کبھی فطرتِ حیات

رکھا نہ جس نے طاعتِ سرکار (ﷺ) کا خیال
اس شخص کی نہیں ہے کوئی وقعتِ حیات

گھر سے نکلتا ہوں تو سمجھتا ہوں یہ کہ ہے
دیدِ دیارِ غیرِ نبی ذلتِ حیات

وردِ درود پاک ہے سرمایۂ رشیدؔ
مال و زرِ زمانہ نہیں ثروتِ حیات

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلامِ رب میں بہت ہے حضور (ﷺ)! آپ کا ذکر
دلوں کو دیتا ہے نُور و سُرور آپ کا ذکر

یہاں وہاں ہے سب نزدیک و دور آپ کا ذکر
تو مَیں بھی کیوں نہ کروں گا حضورؐ! آپ کا ذکر

کروں گا سُنتے ہی مَیں بانگِ صُور آپ (ﷺ) کا ذکر
رہے گا لب پہ بھی یومِ نُشور آپ (ﷺ) کا ذکر

رہینِ منّتِ آقا (ﷺ) ہے جب تو کیوں نہ کرے
مرا شعور، مرا لاشعور آپ (ﷺ) کا ذکر

نُزولِ رحمتِ خلّاقِ کائنات سے ہے
عقیدتوں کا ہماری وفُور آپ (ﷺ) کا ذکر

خدا کے حکم پہ کرتے ہیں سارے جن و مَلک
وحوش و آدمی، غلمان و حور آپ (ﷺ) کا ذکر

یہاں جو رہتے ہیں مشغول ذکرِ آقا (ﷺ) میں
بروزِ حشر کریں گے ضرور آپ (ﷺ) کا ذکر

یہ مجھ پہ فضلِ خدائے قدیر ہے محمودؔ
مرے قلم کی ہیں ساری سطُور آپ (ﷺ) کا ذکر

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) ہوں جب کریمؐ خدا بھی کریم ہو
پھر کیوں ہماری حالتِ اُمید و بیم ہو

کیسے مشامِ جاں میں نہ اتریں گی خوشبوئیں
آئی ہوئی جو شہرِ نبی (ﷺ) سے شمیم ہو

قدرت دکھانا چاہیں حبیبِ خدا (ﷺ) جو بھی
تو چاند اک اشارے سے اُن کے دو نیم ہو

میرے لیے بھی خواب میں اک روز یا خدا!
جو کعبؓ کو نبی (ﷺ) سے ملی وہ گلیم ہو

عصیاں شعار اُمّتی کیوں مطمئن نہ ہوں
جب عرش پر نبی (ﷺ) ہوں، خدائے عظیم ہو

آقا حضور (ﷺ) تجھ کو بُلائیں گے لازماً
تیرا جو اس حوالے سے عزمِ صمیم ہو

میرا خیال یہ ہے کہ ارقامِ نعت میں
زائد جدیدیت نہ ہو، رنگِ قدیم ہو

محمودؔ میرے لب پہ بوقتِ حسابِ حشر
پہلے الفؔ ہو اور پھر ہونٹوں پہ میم ہو

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کیوں مال کی ہو، زر کی ہو یا دھن کی التجا
میری تو ہے بقیع میں مدفن کی التجا

خوش ہم پہ ہوں حبیبِ خدا (ﷺ)، ہے یہی فقط
طفل و مُسن کی، مرد کی اور زن کی التجا

نعتِ نبی (ﷺ) ہو آخری سانسوں کے ساتھ بھی
یہ ہے دعا سُخن کی، یہی فن کی التجا

جب ہم نے اس میں بیٹھ کے، کی محفلِ درود
برسے سحابِ لطف، ہے آنگن کی التجا

خواہش ہے، اور ہر جگہ پہ سر بلند ہو
خم ہو نبیؐ کے در پہ، ہے گردن کی التجا

رب نے قبول کی تو مری آنکھ تر ہوئی
مجبوریٔ مدینہ میں ساون کی التجا

میں پہلی بار شہرِ پیمبر (ﷺ) میں جب گیا
پوری نواشی میں ہوئی بچپن کی التجا



پھولا پھلا ہے مدحِ رسولِ خدا (ﷺ) کا باغ
بادِ مدینہ نے سُنی گلشن کی التجا

خواہش ہے دل کی، یادِ پیمبر (ﷺ) بسی رہے
خوشبوئے طیبہ رُوح کے روزن کی التجا

اپنی اور اپنے گھر کی ثنا میں گزار دیں
گر مان لیں نبی (ﷺ) مرے جیون کی التجا

حرفِ یقیں سے طیبہ میں حرفِ غلط ہوئی
تخمین کی تھی، وہم کی یا ظن کی التجا

محمودؔ یہ قبول ہوئی شکرِ کبریا
اسمِ نبی (ﷺ) جپے یہ تھی دھڑکن کی التجا

☆☆☆☆☆

وردِ درودِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کرو
یہ اک وظیفہ چاہیے ہر پل کے واسطے

برتے ہیں رب نے اپنی کتابِ مجید میں
کیا کیا خطاب احمدِ مُرسَل (ﷺ) کے واسطے

سرکار (ﷺ) کو تو ہوگا شفاعت کا اختیار
ہم کو بھی کرنا چاہیے کچھ کل کے واسطے

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں جو مُصطفیٰ (ﷺ) کا وہ ہوا ہے خائب و خاسر
اُسے ربِّ دو عالم نے کیا ہے خائب و خاسر

مُعانِد جو نبی (ﷺ) کا ہے بجا ہے خائب و خاسر
یہاں بھی اور وہاں بھی، وہ سدا ہے خائب و خاسر

"ھُوَ الْاَبْتَر" کے ارشادِ خداوندی سے ظاہر ہے
کہ ہر دشمن نبی (ﷺ) کا شرطیہ ہے خائب و خاسر

نہیں ایمان جس بندے کا سرکارِ دو عالم (ﷺ) پر
منافق، کافر اور ہر دہریہ ہے خائب و خاسر

سَبَق وحدانیت کا جس نے آقا (ﷺ) سے نہیں سیکھا
وہ دیوی، دیوتاؤں کا گدا ہے خائب و خاسر

حبیبِ خالقِ کون و مکاں (ﷺ) کا حکم سُن کر بھی
وہ، ہے جو معصیت میں مبتلا، ہے خائب و خاسر

نہیں ایمان جس انسان کا ختمِ نبوّت پر
جیا ہے خائب و خاسر، مرا ہے خائب و خاسر

معانی آشنا جو "مَا رَمَیْتَ" کا نہ ہو پایا
رہِ اسلوبِ حق تک نارسا ہے خائب و خاسر

نہیں محمودؔ جو کہنے میں سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے
بُروں سے بھی کچھ بڑھ کر بُرا ہے، خائب و خاسر

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفر کا ذکر قرآں میں جو آیا تھا، بہت کم تھا
لمن کی ذیل میں اِخفا تھا اور اِفشا بہت کم تھا

نہیں معلوم "اَوْ اَدْنیٰ" سے آگے کیسی صورت تھی
اگر پردہ کوئی تھا بھی تو وہ پردہ بہت کم تھا

شفاعت سے رسولُ اللہ (ﷺ) کی میری ہوئی بخشش
اگرچہ فرد میں حسنات کا حصّہ بہت کم تھا

نبی (ﷺ) کے ذکر کو تو رفعتیں مالک نے بخشی ہیں
کسی کا ذکر جتنا بھی رہا، اُونچا بہت کم تھا

نبی (ﷺ) کے حکم پر بندے مدد کرتے تھے لوگوں کی
یہی سودا تھا، جس میں دوستو! گھاٹا بہت کم تھا

زباں پر نعت تھی، لوگوں کی جیبوں پر نگاہیں تھیں
یہ رستہ خوبصورت تھا مگر سیدھا بہت کم تھا

نہیں دیکھی ہے نعتِ مصطفیٰؐ میں یافت کی صورت
مرا کردار تو اِس باب میں میلا بہت کم تھا

زبان و خامہ پر محمودؔ فضلِ مالکِ کُل سے
بیانِ غیرِ رسولُ اللہ (ﷺ) کا، حاشا! بہت کم تھا

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لطف و کرم کسی پہ جو خیرُ البشر (ﷺ) کریں
قرآں کی آیتیں سبھی اُس پر اثر کریں

جو پیرویٔ سرورِ کُل (ﷺ) میں بسر کریں
وہ لازماً مدینے کی جانب سفر کریں

پائیں گے التفاتِ خداوندِ ذُوالجلال
اسمِ نبی (ﷺ) کا وِرد جو آٹھوں پہر کریں

سُننا جو چاہیں حشر میں حرفِ "انا لھا"
وردِ درودِ پاک پیمبر (ﷺ) بشر کریں

غیرِ نبی کی مدح سے ہم لوگ کس لیے
فن کے محل کو قصرِ ہُنر کو کھنڈر کریں

شب بھر ہوں لب پہ سیرتِ سرور (ﷺ) کے واقعات
توفیق دے خدا تو اسی میں سحر کریں

موضوع جب ہو عظمتِ آقا حضور (ﷺ) کا
اس باب میں جو بات کریں بے خطر کریں



لمسِ قدومِ آقا (ﷺ) سے روشن ہُوا ہے وہ
تحسین کا رُخ کیوں نہ ہم سُوئے قمر کریں

دریا بہیں عطائے الٰہی کے اُس طرف
اپنی توجہ سرورِ عالم (ﷺ) جدھر کریں

بوئے جو دل میں نخلِ مدیحِ حضور (ﷺ) کا
از راہِ لُطف آپ (ﷺ) اُسے بارور کریں

"ما ینطق" کے تجھ پہ معارف اگر کُھلیں
باتیں جو ہیں نبی (ﷺ) کی ترے دل میں گھر کریں

مشکل بھی چاہے طاعتِ محبوبِ حق (ﷺ) لگے
سر معرکہ یہ اہلِ عقیدت مگر کریں

اس سمت ازدحام ہو اہلِ بہشت کا
روزِ نُشُور جس طرف آقا (ﷺ) نظر کریں

محمود پہنچے شہرِ پیمبر (ﷺ) میں تُو جو بھی
تیرے حروفِ اُنس و عقیدت اثر کریں

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرور (ﷺ) سے کیا قصرِ سخن کو اُستوار
آ گئی جس سے مرے جذبوں کی دنیا میں بہار

مدحتِ آقا و مولا (ﷺ) کو جو کر لے گا شعا
اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) سے اُس کو ہو جائے گا پیا

درگزر کا، عفو کا، احسان کا ہو خواستگار
جب کڑا وقت آ پڑے کوئی تو آقا (ﷺ) کو پکار

لا مکاں کے قصرِ پُر انوار میں اک رات ک
کر رہا تھا خود خدائے پاک کس کا انتظا

قربِ محبوب و محبِّ پاک میں کتنا رہا
سورۂ وَالنَّجم سے ہے بھید اس کا آشکار

زندگی میں خوش نصیبی سے ملا ہر پل مجھے
لُطف و اِکرام پیمبر (ﷺ)، التفاتِ کردگ

میں نے محرابِ تہجّد میں جو پیشانی دھری
چہرۂ احساس پر بھی آ گیا طرفہ نکھار



مفتخر وردِ درودِ پاکِ سرور (ﷺ) پر ہوں میں
اس عبادت میں گزرتے ہیں میرے لیل و نہار

غازی علمُ الدّینؒ کو میری عقیدت کا سلام!
ہو گیا جو حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) پر نثار

پاؤں میں اعزاز تدفینِ بقیعِ پاک کا
عرضیاں جتنی ہیں میری، اُن کا ہے یہ انحصار

مدحتِ سرکار (ﷺ) ہے محمودؔ جی! لا ریب و شک
موجبِ صد افتخار و باعثِ عزّ و وقار

☆☆☆☆☆

دنیا پہ یوں کرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے
ہر ظلم کالعدم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

آب و ہوائے طیبہ کو تکریم بخش دی
یثرب کو جب حرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

جن کی معاشرت میں کوئی حیثیت نہ تھی
ان کو بھی محترم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

رہنے دیا وہ لازمان و لامکان پر
سایے کو یوں عدم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہے رشتہ اپنے نبی (ﷺ) سے جو اُستوار
کیونکر نہ اُس پہ رازِ حقیقت ہو آشکار

گر چاہتے ہو دوستو! محشر میں تم وقار
جاں حُرمتِ رسولِ جہاں (ﷺ) پہ کرو نثار

میرے لیے یہ بات ہے توجیہِ افتخار
دیتے ہیں اذنِ حاضری سرکار (ﷺ) بار بار

جس جس کا اتباعِ پیمبر (ﷺ) رہا شعار
ان میں ہو کاش اقرِ خلقُ الصّمد شمار

آقا حضور (ﷺ) جیسا جہاں میں نہیں کہیں
قدرت کے ہاتھ نے کیا تخلیق شاہکار

ملتا ہے حمدِ رب میں مری رُوح کو سکوں
مداحئ حضور (ﷺ) میں پاتا ہے دل قرار

محشر میں دار و گیر کا خدشہ نہیں مجھے
ہوگا وہاں درود کا چاروں طرف حصار

محمودؔ عُذر خواہ ہمیشہ رہا ہے یوں
مقبولِ بارگاہِ نبوّت ہے اعتذار

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعمال نامہ پُر زِ خطا ہے تو کیا ہُوا
شافع نبی (ﷺ) ہیں جُرم ہوا ہے تو کیا ہُوا

سُکھ کے لیے ہے عزمِ مدینہ کیا ہُوا
دُکھ اک سے اک جہاں نے دیا ہے تو کیا ہُوا

ناراض اپنے آقا و مولا (ﷺ) اگر نہیں
سارا زمانہ مجھ سے خفا ہے تو کیا ہوا

باندھیں گے مصطفیٰ (ﷺ) جو بلاآخر تری ہوا
بگڑی ہوئی جو آج ہوا ہے تو کیا ہوا

ابرِ عطائے سرورِ کونین (ﷺ) آئے گا
رُوٹھی ہوئی جو ہم سے گھٹا ہے تو کیا ہوا

تریاق اس کا ذکرِ پیمبر (ﷺ) ہے بے گماں
زہرِ غمِ حیات پیا ہے تو کیا ہوا

ٹوٹے گا یہ کرم سے پیمبر (ﷺ) کے عنقریب
چاروں طرف حصارِ بلا ہے تو کیا ہوا

سرکار (ﷺ) کا کرم تو یقینی ہے دوستو!
اہلِ جہاں کا جور و جفا ہے تو کیا ہوا

میزاں پہ آنے والے ہیں محمودؔ مصطفیٰ (ﷺ)
مُستوجبِ سزا تُو ہُوا ہے تو کیا ہوا

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگانا چاہو جو میری گھڑی گھڑی کا سُراغ
لگے گا، عجز کے بل پر درود ہی کا سُراغ

اثر یہ صَرف تھا شہرِ نبی (ﷺ) سے دوری کا
لگا نگاہوں میں میری، اگر نمی کا سراغ

حضور (ﷺ)! آج نظر آ رہا ہے دنیا کو
بنامِ امن جہاں بھر میں ابتری کا سراغ

نبی (ﷺ) کی نعت کہے اور کرے تکبُّر بھی
لگا ہے اُنس کے پردے میں خودسری کا سراغ

کہیں حضور (ﷺ) سے اُلفت، کہیں پہ دوری ہے
کوئی لگائے تو کیسے کسی کے جی کا سراغ

حضور (ﷺ)! اس کے سبب یہ جہاں میں رُسوا ہے
عمل میں ملتا ہے مُسلم کے، کافری کا سراغ

ہے نام دینِ پیمبر (ﷺ) کا قتلِ مُسلم میں
ملا ہے نیکیوں کی تہ میں بھی بدی کا سراغ

سبب جو ڈھونڈا جہاں بھر میں بے سکونی کا
ملا ہے دینِ پیمبر (ﷺ) سے سرکشی کا سُراغ

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا طیبہ نے جہاں بھر کے دیاروں کا نیاز
جانبِ گنبدِ خضرا ہے بہاروں کا نیاز

اس سعادت کے مقابل نہیں کوئی ٹھہرا
وقرِ نعت کو ملا سارے وقاروں کا نیاز

جانشینوںؓ کی عقیدت تو الگ تھی سب سے
چشمِ افلاک میں ہے آج بھی چاروں کا نیاز

حاضری شہرِ پیمبر (ﷺ) میں رہی ایسی ہے
چار جانب ہے محبّت کے حصاروں کا نیاز

چار جانب یہی دیکھا گیا مقصُورہ کے
ایک سیکنڈ میں ملتا ہے ہزاروں کا نیاز

جاں نثاری میں نظر آیا زمانے بھر کو
نام لیواؤں کا، سرکار (ﷺ) کے یاروں کا نیاز

بچھے جاتے تھے خوشی سے وہ قدُومِ شہ (ﷺ) میں
شبِ اسرا میں یہ تھا چاند کا، تاروں کا نیاز

کاش محمود ہو مقبول نبی (ﷺ) کے در پر
سیکڑوں "نعت" کے مخصوص شماروں کا نیاز

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملا اعزاز شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں باریابی کا
تو پا لوگے خریطہ حشر میں تم فتح یابی کا

عروج اس کا شبِ معراج اتنا تھا کہ سدرہ تک
شرف جبریلؑ نے پایا نبی (ﷺ) کی ہم رکابی کا

بیاں سیرت کریں اور طاعتِ سرکار (ﷺ) اپنائیں
یہی ہے نکتۂ واحد ہماری کامیابی کا

انھیں زہاد کیوں آخر جہنم سے ڈراتے ہیں
بھروسا ہے جنھیں سرکار (ﷺ) کی شفقت مآبی کا

نبی (ﷺ) ہم پر کرم فرمائیں گے، منزل دکھائیں گے
اگر اپنا لیں ہم بھی راستہ خود احتسابی کا

وہ جو چلنے لگے ہیں اتباعِ سرورِ کل (ﷺ) میں
یقیں ہے ان کو بخشش کی سند کی دستیابی کا

یہی ہے شرط مت کرنا درودِ پاک میں غفلت
یقیں رکھنا درِ سرکار (ﷺ) پر تم باریابی کا



تمام اقطابؒ سے، اغواثؒ سے، سارے زمانے سے
مقام و مرتبہ اعلیٰ ہے آقا (ﷺ) کے صحابیؓ کا

وعیدیں اس پہ جو آئی ہیں، وہ ہیں محو یادوں سے
زمانہ آ گیا سرکار (ﷺ)! ایسا بے حجابی کا

ہم احکامِ رسولِ محترم (ﷺ) کو بھولے بیٹھے ہیں
نتیجہ یہ نکلتا ہے مقدر کی خرابی کا

بلاوا آئے تو محمود کو دربارِ سرور (ﷺ) سے
سوا اس کے، نہیں ہے کام کوئی بھی شتابی کا

☆☆☆☆☆

نظر ہو نقشِ قدومِ حضور (ﷺ) پر، ورنہ
ہزار اڑچنیں ہیں آگہی کے رستے میں

کرم بچائے نبی (ﷺ) کا تو لوگ بچتے ہیں
پہاڑ جھوٹ کے ہیں راستی کے رستے میں

حضور (ﷺ) نفرتوں کی دھوپ سے بچاتے ہیں
کہ ہے ہی چھاؤں گھنی آشتی کے رستے میں

جو اتباع کرو تم حضور (ﷺ) کی، لوگو!
ہو بے توجہی کیوں بندگی کے رستے میں

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحیٔ رب کا ہے نشاں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
بہتر ہے رکھو وردِ زباں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مملُو رہے دل یادِ خداوندِ جہاں میں
ہو لب پہ ہمہ وقت رواں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کہتا ہوا سُنتا یا سُناتا ہُوا پایا
ہر طفلک و ہر پیر و جواں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ہے لازم و ملزوم مرے ذوقِ وفا میں
ہوتی ہے جہاں حمد وہاں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کہتا ہُوں مَیں اللہ کو یُوں ناعتِ اوّل
قرآں میں کہے ربِّ جہاں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

فردوس بھی اُس شخص کا منہ دیکھ رہی ہے
جس شخص کے ہے نوکِ زباں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!

خوش بخت ہے جس کو کہ ملی ہے یہ سعادت
بدبخت پہ ہے بارِ گراں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دربارِ کرم بارِ رسولِ دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے
پڑھتے ہیں فرشتے بھی جہاں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پہنچوں سرِ میزاں مَیں سرِ حشر جو محمودؔ
فرمائیں مَلک مجھ کو کہ "ہاں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ نے ویسے تو ہر اِک بات بتادی
تفصیل ولیکن "فتدلّٰی" کی چُھپا دی

خالق نے ہمیں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ لگایا
تحمید کی رہ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دکھا دی

یہ تجربے نے اپنے نکالا ہے نتیجہ
امداد کو پہنچے ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، جب بھی صدا دی

آنکھوں نے کسی کی جو کیا غسلِ عقیدت
داد اس کو پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بڑی چشم کُشا دی

خُوش قسمتی اُس کی ہے کہ تدفین کی خاطر
قدموں کی طرف جس کو بھی آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جگہ دی

حیرت سے یہ زُہّاد نے دیکھا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
جاں حشر کے دن نعت سراؤں کی بچھوا دی

اِک نعت ملائک نے سرِ حشر جو سُن لی
احقر کو سَنَد بخششِ عصیاں کی تھما دی

میں نے جو کیا یاد انھیں بیچ بھنور میں
کشتی مری آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کنارے سے لگا دی

محمودؔ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پئے اِذنِ حضوری
مجبوریٔ طیبہ سے لگی آگ بجھا دی

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ خیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی احسن صفات کا رستہ
ہے عز و فخر و وقارِ حیات کا رستہ

بھٹکتے پھرتے تھے ہم ظلمتوں کے جنگل میں
دکھایا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم کو نجات کا رستہ

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے منزلِ توحیدِ رب جو دکھلائی
تو چھوڑا بندوں نے لات و منات کا رستہ

کمر جو باندھی پئے شہرِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہمیں ملا ہی نہیں مشکلات کا رستہ

مقامِ اعلیٰ و افضل وہ پائیں جنّت میں
رکھیں جو عورتیں لیں امّہاتؓ کا رستہ

صلوٰۃ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ بھیجتے رہنا
اسی کو سمجھو قیامِ صلوٰۃ کا رستہ

نہ چلنا ہٹ کے تم دینِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رستے سے
کہ وہ تو ہار کی منزل ہے مات کا رستہ

تمھیں رشیدؔ ہے "محمودؔ" نام یوں جائز
جو ڈھانے کے لیے لو سومنات کا رستہ

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہے روز مجھ سے مرا جذبِ اندروں
مصروف میں مدیحِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رہا کروں

حاصل نہ کیوں مجھے ہو طمانیت و سکوں
فضلِ خدا سے مدحتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جو ہوں

فرزانگی کہو کہ اسے تم کہو جنوں
ہر وقت سوچتا ہوں مدینے کو چل پڑوں

ہو سربلند دنیا میں پیشِ حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)
رکھو سرِ عزیز کو اپنے اگر نگوں

سوچو تو دوستو ذرا تم غور تو کرو
جانِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کھائی قسم کبریا نے کیوں

ہم سے یہ کر رہا ہے تقاضا ہمارا دیں
ہر روز دل میں الفتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) ہو فزوں

مال و زرِ زمانہ کا حسنِ صبیح کا
آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام لیوا پہ کیا چل سکے فسوں

دوری ضروری جن سے کہی ہے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
سوچا ہے ان رذائلِ اخلاق سے بچوں

یہ اقتضائے دینِ خدا ہے رشیدؔ جی!
دیں حرمتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ میں لوگ خوں

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروں گا حشر میں بھی نعت کہنے کی کوشش
یہی تمنا ہے میریٔ یہی مری خواہش

جہانِ دنیا پہ یہ بھی کرم ہے آقا (ﷺ) کا
چلی ہے دینِ پیمبر (ﷺ) سے حکمت و دانش

دکھائی دے گا لپکتا ہُوا اسے رضواں
جو دیکھ پائے گا ابروئے شاہ (ﷺ) کی جُنبش

قبولِ آقا و سرکار (ﷺ) کاش ہو یا رب!
مدیحِ سرورِ کونین (ﷺ) میں مری کاوش

عمل جو حکمِ حبیبِ خدائے کُل پہ کرے
رکھے نہ بھائی کے بارے میں دل میں تُو رنجش

اگر تو جھیلے گا دکھ کوئی راہِ آقا (ﷺ) میں
تو پا سکے گا تُو فردوس میں ہر آسائش

جو میرے دوست ہیں کرتے ہیں پوری وہ فوراً
میں جب بھی کرتا ہوں نعتِ نبی (ﷺ) کی فرمائش



لحد میں جو بھی نکیرین نے سوال کیے
درودِ پاک رہے گا جواب ہر پرسش

بیادِ طیبہ گہر آنکھ سے برآمد ہُوا
سحابِ رحمتِ سرکار (ﷺ) نے جو کی بارش

نبی (ﷺ) کی نعت اور غیرِ نبی کی مدّاحی
کسی بھی سطح پہ ممکن نہیں یہ آمیزش

خلافِ اُمّتِ محبوبِ کبریا (ﷺ) ہر سمت
یہودیوں کی اور نصرانیوں کی ہے سازش

نگاہِ حشر میں محمودؔ ان کی مجھ پہ پڑے
اسی طریق سے ممکن ہے ہو مری بخشش

☆☆☆☆☆

ہو سچ پہ مبنی اُمّتی ہونے کا ادّعا
تو طاعتِ حضور (ﷺ) کے سانچے میں ڈھلنا ہے

مولودِ آقا (ﷺ) پہ جنھیں راس آگئی خوشی
اندوہ و رنج و غم سے انھیں بچ نکلنا ہے

تم دیکھ لینا حشر کے میداں میں دوستو!
نخلِ نعوتِ سرورِ عالم (ﷺ) کو پھلنا ہے

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناموں میں اعلیٰ، افضل و برتر نبی (ﷺ) کا نام
ہے مومنوں پہ لطف کا خوگر نبی (ﷺ) کا نام

فریاد رس نبیؐ ہیں تو رہبر نبی (ﷺ) کا نام
رکھتا ہے یوں بھی تو مجھے ازبر نبی (ﷺ) کا نام

لے کر چلے گا جب کوئی لشکر نبی (ﷺ) کا نام
امداد گر رہے گا نہ کیونکر نبی (ﷺ) کا نام

امت میں پیدا رب نے رکیا ہے حضور (ﷺ) کی
شکرِ خدا ہے دل میں تو لب پر نبی (ﷺ) کا نام

کیوں کامیابی لے نہ قدم میرے شوق سے
آغازِ کار کرتا ہوں لے کر نبی (ﷺ) کا نام

اُس پر مدام فضلِ خدائے کریم ہو
رہتا ہے جس کے لب پہ بھی اکثر نبی (ﷺ) کا نام

اُن کو طرح طرح کے لقب دے کے بات کی
لیتا نہیں خطاب میں داور نبی (ﷺ) کا نام



دیکھوں گا جب میں قبر میں منکر نکیر کو
لوں گا خود ان کی سمت کو بڑھ کر نبی (ﷺ) کا نام

دل میں جگہ حجر نے دی پاؤں کو آپ (ﷺ) کے
مٹھی میں بند لیتے تھے کنکر نبی (ﷺ) کا نام

"کوثرؔ" عطائے خالقِ عالم نبی (ﷺ) پہ ہے
منقوش یوں ہوا سرِ کوثر نبی (ﷺ) کا نام

اس کو پکڑ دھکڑ کا تو خدشہ رہے گا کیا
میزان کو چلے گا جو لے کر نبی (ﷺ) کا نام

محمودؔ لب پہ نعتِ پیمبر (ﷺ) رہے مدام
لکھا ہوا ہو سینے کے اندر نبی (ﷺ) کا نام

☆☆☆☆☆

جو حفظِ حرمتِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کو چلے
چلے ہیں لوگ وہی زندگی کے رستے پر

بڑھو بتائے ہوئے راستے پہ آقا (ﷺ) کے
جو چلنا چاہتے ہو بہتری کے رستے پر

فرشتہ موت کا محمودؔ کو ملے مالک!
حضورِ پاک (ﷺ) کے گھر کی گلی کے رستے پر

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مستقل آسرا کا کیا کہنا
رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا کیا کہنا

شہرِ آقا (ﷺ) کو "زندہ باد" کہو
اس کی آب و ہوا کا کیا کہنا

فیض پائے ہر ایک شے جس سے
اُس غنا، اُس سخا کا کیا کہنا

آمنا سامنا ہُوا رب سے
اِس حسیں واقعہ کا کیا کہنا

جو بنا "دو کماں" کے ملنے سے
اُس حسیں دائرہ کا کیا کہنا

جو ملے نعت کے قصیدے پہ
مصطفیٰ (ﷺ) کی رِدا کا کیا کہنا

مستفید اس سے سب صحابہؓ ہوئے
آپ (ﷺ) کی اِقتدا کا کیا کہنا

جس میں دیدِ رسولِ رحمت (ﷺ) ہو
ایسے روزِ جزا کا کیا کہنا

پیار بخشا رشید احمد کو
مصطفیٰ (ﷺ) کی عطا کا کیا کہنا

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ آقا (ﷺ) رسا میرا نالہ ہُوا
میں خطا والا غُفران والا ہوا

رتبہ آقا (ﷺ) کا بالا سے بالا ہُوا
ملنا رب سے اسی کا حوالہ ہوا

پھیلیں ہر سُو اُسی سے درخشانیاں
وہ جو نُورِ نبی (ﷺ) سے اجالا ہوا

نعتِ آقا (ﷺ) کی صورت میں ہدیہ مرا
سانچے میں ہے عقیدت کے ڈھالا ہُوا

شہرِ سرور (ﷺ) سا قریہ جہاں میں نہیں
سارا عالم ہے اپنا کھنگالا ہُوا

میرے آقا (ﷺ) کی چشمِ عطا پڑ گئی
ریزہ ریزہ خطا کا ہمالہ ہوا

مجھ کو سرکار (ﷺ) بلواتے ہیں، اس لیے
ہے دیارِ نبی (ﷺ) دیکھا بھالا ہُوا

انؐ کا کھاتا ہوں تو ان کا گاتا بھی ہوں
میں ہوں دربارِ آقا (ﷺ) کا پالا ہُوا

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد چل کر بقیع اقدس کو
تو پہنچ میری جاں، خدا حافظ!
میری حسرت بھی ساتھ لیتا جا
طیبہ کے کارواں! خدا حافظ
شہرِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کوئی
مت سُنا داستاں، خدا حافظ!
خواب دیکھو بہشت کے تم لوگ
ہم چلے طیبہ، ہاں، خدا حافظ!
ذکرِ غیرِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سُن کر
بول اٹھی زباں، خدا حافظ
ہے یقیں ہم کو اُن کی نُصرت پر
جاؤ وہم و گماں! خدا حافظ
ذکرِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دور رہتے ہو
الحفیظ، الاماں! خدا حافظ
مجھ کو آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر بُلایا ہے
دہر بھر کے زیاں! خدا حافظ!
وہ رہا روضہ تیرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
میری عمرِ رواں! خدا حافظ!

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریۂ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے ایسا اچھا
رات اچھی ہے مدینے کی، سویرا اچھا
گردِ مقصورہ کے ماحول کو پایا اچھا
لپٹیں خوشبوؤں کی اور نور کا ہالہ اچھا
تھا پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کا حوالہ اچھا
پٹ گیا اپنا بھی رضوان سے سودا اچھا
مُتبع جتنا ہے سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اچھا
کوئی دنیا میں نظر آتا ہے اتنا اچھا؟
کوئے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پہنچ کر رہا منگتا اچھا
لوگ کہتے ہیں اسے دیکھ کے اچھا اچھا
رب نے قرآن میں تفصیل نہیں دی اس کی
رازِ معراج پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تھا اخفا اچھا
ہیچ سب رشتے جہاں کے ہیں، وہ جیسے بھی ہیں
میرا ہر مادحِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ناتا اچھا!
مدحِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہے آج وظیفہ اپنا
حال اچھا ہے تو کیوں ہو گا نہ فردا اچھا
جانا دنیا نے کہ محمود لگا ہے رب کو
میرا دربارِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمکنا اچھا

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش بخت درِ سرورِ عالم (ﷺ) پہ کھڑے ہیں
لگتا ہے قدم لاٹھ کی صورت میں گڑے ہیں

عملوں کے پلندے میں جرائم تو بڑے ہیں
زنبیل میں پر نعت کے کچھ شعر پڑے ہیں

پہنے ہے دلہن فکر کی جو نعت کا زیور
یہ ایسا جڑاؤ ہے کہ سو لعل جڑے ہیں

آقا (ﷺ) سے گزارش ہے کہ دیں اذنِ حضوری
مہجوریٔ طیبہ کے تو لمحات کڑے ہیں

سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے ہمیں اس سے نکالا
ہم لوگ کبھی جب کسی مشکل میں پڑے ہیں

پاسنگ نہیں لطفِ پیمبر (ﷺ) کے و لیکن
گو اپنی خطائیں ہیں بڑی، جرم بڑے ہیں

بدبختوں نے آقا (ﷺ) کو بشر اپنا سا سمجھا
موقف تو غلط تر ہے مگر اس پہ اڑے ہیں



سرور (ﷺ) نے تو سب لوگوں کو یک جان کیا تھا
اب آپ کی نعمت ہے کہ سو اس میں دھڑے ہیں

کن ہی کہاں تھا کہ کوئی آپ سا آتا
"سرکارؐ بڑے سب سے بڑے سب سے بڑے ہیں"

دل جن کے نہیں الفتِ سرکار (ﷺ) کے حامل
محمودؔ تو ایسوں سے بہرحال لڑے ہیں

☆☆☆☆☆

کہ تقدیر درخشاں ہو بنی آدم کی
ے سرکارِ بہیں جاہ (ﷺ) نظامِ خالق

ایک مفہوم نکلتا ہے یہ "مَا یَنطِقُ" سے
ہر حدیث آپ (ﷺ) کی ہے شرحِ کلامِ خالق

مُحِب اِن کا رہا، یہ رہے بندے اُس کے
مقامِ آقا (ﷺ) کا ہے، وہ ہے مقامِ خالق

یادِ سرکار (ﷺ) سے جن لوگوں کے دل تھے مملوٗ
اُن کی قسمت میں رہا لطفِ مدامِ خالق

عرش پہ سرورِ کونین (ﷺ) کی مہمانی کا
پہنچا جبریل سے آقا (ﷺ) کو سلامِ خالق

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھولوں سے لدے خلد کی جانب وہ چلے ہیں
چہرے وہ کہ جو گردِ مدینہ سے اَٹے ہیں

ہیں نعت نگاروں کی زبانوں پہ ترا
یہ نخل عقیدت کے ہیں اور خوب پھلے

محسوس کیا ہے کہ جلو میں ہیں ملائک
ہم جب بھی سوئے طیبہ سرکار (ﷺ) چلے ہیں

برکت ہے یہ سب گنبدِ اخضر کی عزیز
جنت کی سڑک پر جو اشارے ہیں ہرے ہیں

زحمت کی تمازت سے بچاؤ ہے یقینی
رحمت کے سروں پر ہیں جو سائے وہ گھنے ہیں

تھا بند سراپردۂ خلوت جو ازل سے
معراج کی شب اُس کے سبھی پردے ہٹے ہیں

یہ صُفّہ یہ قدمین ہیں یہ گنبدِ خضرا
اب قلب کے صفحے پہ یہ سب نقشے جمے ہیں



آقا (ﷺ) کی اطاعت جو نہ کی ہم ہوئے رسوا
تعزیر کے کوڑے تو ہمیں پڑنے لگے ہیں

مت دیکھ! لبھاتی ہے یہ دنیا تجھے کیسے
یہ سوچ کہ سرکار (ﷺ) تجھے دیکھ رہے ہیں

محمودؔ نہیں اُن سا کوئی صاحبِ ثروت
وہ لوگ جو سرکار (ﷺ) کے ٹکڑوں پہ پلے ہیں

☆☆☆☆☆

نعتِ آقا (ﷺ) سے لب ہیں شناسا مرے
مدح کیونکر کروں میں کسی اور کی

ان میں محفوظ ہیں نقشِ پائے نبیؐ
بات غارِ حرا کی ہو یا ثور کی

آہیں پاتال دل سے نکلتی ہیں کیوں
ہجرِ طیبہ میں ہے بات یہ غور کی

پڑھ کے تاریخ ادوار کو دیکھ لو
ہے کوئی مثلِ سرکار (ﷺ) کے دَور کی؟

یا نبی (ﷺ)! دیکھ لیجے مرے مُلک میں
حکمرانی ستم کی ہے اور جور کی

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برائے اہلِ دیں طیبہ کی ہے بادِ صبا مژدہ
کوئی اس سے زیادہ ہو بھی سکتا ہے بھلا مژدہ؟

صحت اور خُلد کی لائی پیمبر (ﷺ) کی روا مژدہ
جو تھا مدّاحِ سرکارِ والا (ﷺ) کا صلہ مژدہ

ملا خُلدِ بریں کا مصطفیٰ (ﷺ) سے جانفزا مژدہ
جو پاتے آپ سے ہیں سارے اربابِ وفا مژدہ

محبّت کی نظر سے دیکھنے والے محبّوں کو
سناتا ہے زبانِ حال سے گنبد ہرا مژدہ

جو "مَنَّ اللہ" کہہ کر دیا ممنون ہم سب کو
مسلمانوں کی خاطر ہے ظہورِ مصطفیٰ (ﷺ) مژدہ

مُبَشِّرٌ اور نَذِیْرٌ اللہ نے محبوب (ﷺ) کو کہہ کر
ڈرایا ہم کو دوزخ سے سنایا خُلد کا مژدہ

مرا محسن ہے ہاتفؔ جو یہ خوشخبری سنائے گا
ہے میرے واسطے شہرِ پیمبر (ﷺ) میں قضا مژدہ

کوئی کردارِ علمُ الدّینؒ و عامرؒ کی طرف دیکھے
جنھیں تھا حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کا حوصلہ مژدہ

مجھے محمودؔ قہرِ معصیت کا خوف کیسے ہو
کہ میرے واسطے سرکار (ﷺ) کا ہے آسرا مژدہ

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی نظر کو دنیا جہاں دور بیں کہے
وہ بندہ مصطفیٰ (ﷺ) کو شہِ مرسلیں کہے

زائر جو پہنچے شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
ہر ذرّے کو وہاں کے بہشتِ بریں کہے

اس کی ہوں قبر و حشر کی آسان منزلیں
انسان "یا نبی (ﷺ)" جو دمِ واپسیں کہے

سیکھا جنھوں نے دینِ نبی (ﷺ) کے صحابہؓ سے
اسلام کی زباں انھیں تابعیں کہے

کافر بھی ہو تو سیرتِ احسن کو دیکھ کر
صادق نبی (ﷺ) کو سمجھے نبیؐ کو امیں کہے

تیری زباں کو قدسیانِ عرش داد دیں
دستار قبّہ کو جو تو حُسنِ زمیں کہے

کُفّار سے کیا جو نبی (ﷺ) نے معاہدہ
وہ عہد ہے کہ رب جسے فتحِ مبیں کہے

اُونچا جو مجھ سے ہوتا ہے، چومو درِ نبی (ﷺ)
اہلِ ولا کے کان میں چرخ بریں ک

دنیا میں کوئی بھی نہیں سرکار (ﷺ) کے سوا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

قربِ نبی (ﷺ) و رب کرے محمودؔ کیا بیا
قرآن دو کماں سے بھی جن کو قریں ک

☆☆☆☆☆

ہے دُنیا پہ ربِّ عوالم کا احساں
یہاں مُصطفیٰ (ﷺ) کا ورُودِ مُقدّس

وہ قوسوں کا آپس میں نزدیک ہ
ہے رازِ دروں کا کشُودِ مقدّ

ہر اک دیکھ لے عیر سے ثور تک ہیں
نبی (ﷺ) کے حرم کی حدودِ مقدّس

خدا کی عنایات کا رُخ اُدھر
جدھر ہے نبی (ﷺ) کا وجودِ مقدّ

جُونہی نام لیں یا سُنیں مُصطفیٰ (ﷺ) کا
زباں پہ ہو جاری درودِ مُقدّس

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طیبہ ہے، حُسنِ معنوی جس کو حسیں کہے
یہ شہر ہے کہ سب کا جی جس کو حسیں کہے

دل کی زباں میں تم جونہی "صلِّ علیٰ" پڑھو
لمحہ وہی ہے، زندگی جس کو حسیں کہے

پوچھو صحابہؓ سے، وہ کیا حُسنِ نبی (ﷺ) نہیں
آنکھوں کا کیا ہے، قلب بھی جس کو حسیں کہے

ظاہر سیاہ فام تھا، باطن تھا نُور زا
وہ تھا بلالؓ، دلکشی جس کو حسیں کہے

ذکرِ حبیبِ خالق و مالک (ﷺ) کی رفعتیں
یہ ہے خیال، آگہی جس کو حسیں کہے

ہے حُسن وہ کہ جس کی ثنا خُود خدا کرے
وہ حُسن کیا ہے، آدمی جس کو حسیں کہے

قرآں نے جن کی جاں کی قسم کھائی ہیں وہی
"ایسے حسین، حُسن بھی جن کو حسیں کہے"

محمودؔ پڑھ درود پیمبر (ﷺ) پہ اور پھر
وہ بات کر کہ راستی جس کو حسیں کہے

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمّید لطفِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رہے
جو شخص راہِ دینِ خدا میں ستم سہے

دریائے اُنس و حُبِّ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جو بہے
وہ شخص بحرِ مغفرت میں سیدھا جا رہے

وہ سرنوشتِ نامۂ اعمال ہو گئے
آنکھوں سے اشکِ ہجرِ مدینہ میں جو بہے

جس کو نوید اذنِ مدینہ سُنائی دے
حُلقُوم سے اُسی کے برآمد ہوں قہقہے

ذکرِ حبیبِ خالقِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، دوستو!
گاہے لبوں پہ ہو تو ہو قرطاس پر گہے

سنتے ہیں سارے اہلِ تولّا شبانہ روز
نعتوں میں عندلیبِ مدینہ کے چہچہے

دنیا میں مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سوا کوئی کب ہُوا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

محمودؔ راہِ راست یہی ہے کہ بعدِ حمد
بندہ کہے تو نعتِ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہے

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اندوہ و ابتلا و غم و رنج سب ٹلے
ایسے جلے عقیدتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیے

توفیق دے خدائے جہاں جب کبھی اسے
بندہ دیارِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو چلے

بتلا رہی ہیں آیتیں "وَالنَّجم" کی ہمیں
ہیں رفعتیں قدُومِ شہِ انبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تلے

قُبّہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا آنکھ کی پتلی پہ نقش ہے
میں دیکھتا ہوں خوابِ خوش ہر شب ہرے ہرے

جب پاک ذات لے کے گئی خود حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
پہنچے حبیبِ ربِّ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرش سے پرے

ذکرِ نبیؐ کا مرتبہ رب نے بڑھا دیا
ممکن نہیں کہ شانِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کبھی گھٹے

طاعت حبیبِ خالقِ کُل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تھی لازمی
اِس سے ہٹے تو قعرِ مذلّت میں گر پڑے

عرفانِ بندگی کی نہایت یہی تو ہے
بندہ ہے وہ جو حکمِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر عمل کرے

محمودؔ اپنی اپنی پڑی ہے ہر ایک کو
یوں ہو گئے ہیں اُمّتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں دھڑے

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر سے جن کی رہا طیبہ کا پتا رُوپوش
رہے گا اُن سے تو ہر ہالہ نور کا رُوپوش

تھی رُونمائی تو اک رات مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے
رہی ہے لوگوں سے تو ذاتِ کبریا روپوش

رکھی ہے لوگوں نے عثمانؓ کے غنا پہ نظر
نگاہوں سے رہا آقا (ﷺ) کا بوریا روپوش

تلاشِ سایۂ قدِ حضور (ﷺ) ہے بے سُود
اسے تو رب نے جہاں بھر سے کر دیا روپوش

نہ اتباع ہے ان (ﷺ) کی نہ حکم کی تعمیل
عمل سے ہو گیا ہے شیوۂ وفا روپوش

تلاشِ رفعتِ ذکرِ رسولِ اعظم (ﷺ) میں
جو عنقا ہو گیا ہے فہم تو ذکا روپوش

جو دو کمانوں کی قُربت سے لامکاں میں بنا
رکھا گیا ہے سبھی سے وہ دائرہ روپوش

نظر اٹھانا جو سوئے مُواجہہ چاہی
تو مجھ سے ہو گیا فی الفور حوصلہ روپوش

زبانِ اشک ہی محمودؔ ہو گی عرض کناں
رہے گا لب سے تو طیبہ میں مُدعا رُوپوش

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

… نبی (ﷺ) کے شہر کا شہری ہُوا
… جنّت کا وہ باسی ہُوا

ہو نہ توقیرِ پیمبر (ﷺ) میں کمی
عرشِ رب سے حکم یہ جاری ہُوا

… تھا دنیا میں ان (ﷺ) کو اس لیے
…ف المخلوق ہر خاکی ہوا

وہ نگاہِ کبریا میں آ گیا
جو درودِ پاک کا عادی ہوا

… جس کے لب پہ مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
جو تھا گمنام یوں نامی ہوا

اُمتِ سرکار (ﷺ) ہر دو کون کا
مُحسن علمُ الدینؒ سا غازی ہوا

… کو آقا (ﷺ) کا سہارا مل گیا
…رتِ عصیاں سے جب ڈھیری ہُوا

نصرتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دولت مل گئی
کیسۂ اعمال جب خالی ہُوا

روح اس کی قُربِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پا گئی
جو بقیعِ پاک میں مٹی ہوا

دُور کرنے کے لیے آلام کو
اسمِ سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کافی ہوا

کی مدد جس کی رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
اُس کا رب بھی ناصر و حامی ہُوا

اس میں جب نکلی مدیحِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
روشن و تاباں مرا ماضی ہوا

جانشیں وہ تھا کہ جو سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
غار و قبر و حشر کا ساتھی ہوا

اس کی منزل اور رستہ ہے جدا
نعت گو دنیا سے مُستغنی ہوا

سامنے محمودؔ جنّت آ گئی
راہِ مدحت کا جو مَیں راہی ہُوا

☆☆☆☆☆